سوال

مسلمانوں کے فقر کا سبب کثرت نسل ہے جیسا قول کہنے والے کا حکم

جواب

لحمد للہ.

ں کا یہ قول اوررائے غلط ہے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی ہی روزی میں فراوانی کرنے والا ہے وہ جسے چاہے زیادہ رزق دیتا ہے اور جسے چاہے کم دیتا ہے ، روزی میں کمی کا سبب اور علت کثرت نسل اور افراد نہیں ، کیونکہ زمین میں جو بھی چلنے پھرنے اور رینگنے والی چیز ہے اسکا رزق اللہ کے ذمہ ہے ، لیکن اللہ سبحانہ و

نے والے کو میری نصیحت ہے کہ وہ اللہ سے ڈرتے ہوئے اس باطل اعتقاد کو چھوڑ دے ، اور یہ علم میں رکھے کہ دنیا جتنی بھی بڑھ جائے اور اگر اللہ چاہے تو ان کے لیے روزی کھول دے ، لیکن اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے :

ا پنے بندوں کے لیے روزی کشادہ کر دے تو وہ زمین میں فساد کرنے لگیں ، لیکن اللہ تعالی جتنی چاہتا ہے اسی کے مطابق روزی اتارتا ہے ، یقینا وہ اپنے بندوں کی خبر رکھنے والا اور دیکھنے والا ہے الشوری (27).

نیلۃ الشیخ محمد بن عثیمین رحمہ اللہ.

ہ (1084).

نسل کی تحدید یا کم کرنا یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے متصادم ہے ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

م ایسی عورتوں سے شادی کرو جو زیادہ محبت کرنے والی ہو ، اور زیادہ بچے جننے والی ہو ، کیونکہ میں تمہارے ساتھ امتوں پر فخر کرونگا "

ر (2050) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل حدیث نمبر (1784) میں اسے صحیح کہا ہے.

لیے جو نسل میں کمی کرنے کی کوشش کرتا اور اس کی دعوت دیتا ہے وہ چاہتا ہے کہ روز قیامت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیروکاروں کی کثرت ہونے کے ساتھ باقی انبیاء پر فخر نہ کریں.

پھر اللہ سبحانہ وتعالی نے تو ساری مخلوق کی روزی کی ضمانت لیتے ہوئے فرمایا ہے :

ین میں چلنے پھرنے والے جتنے جاندار ہیں سب کی روزیاں اللہ تعالی پر ہیں ہود (6).

کی کثرت کے خلاف باتیں کرنا چاہے یہ مانع حمل ادویات کی ترویج یا پھر حمل ساقط کرانے یا کسی اور طریقہ سے ہو اور یہ اعتقاد رکھنا کہ انسانوں کی تعداد زیادہ ہونے کی بنا پر ضروریات پوری نہیں ہونگی ، اور بشری مصلحت یہی تقاضا کرتی ہے کہ انسانوں کی تعداد میں کمی کی جائے اور نسل کم رکھی جائے .

ں ربوبیت اور مخلوق کے لیے وسعت رزق کا انکار ہے ، اور یہ بالکل اسی اعتقاد کی طرح ہے جو مشرک رکھتے تھے ، جو اپنی اولاد فقر وفاقہ کے ڈر سے قتل کر دیا کرتے تھے اسی کے متعلق اللہ کا فرمان ہے :

ی اولاد کو فقر کے ڈر سے قتل مت کرو ، تمہیں اور انہیں رزق ہم ہی دیتے ہیں الانعام (151).

ایک مقام پر ارشاد فرمایا :

اد کو فقر کے ڈر سے قتل مت کرو ، انہیں اور تمہیں رزق ہم ہی دیتے ہیں ، یقینا ان کا قتل بہت بڑی غلطی ہے الاسراء (31).

ند کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے.جس پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے ، اور اللہ وحدہ لا شریک ہی کی عبادت کرنی چاہیے ، اسی لیے اللہ کے نبی شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کو اللہ کی کچھ نعمتیں یاد دلاتے ہوئے فرمایا تھا :

اد کرو جب تم قلیل تعداد میں تھے تو اللہ نے تمہیں زیادہ کر دیا الاعراف (86).

ثرت امت تو امت کی عزت اور دشمن کے خلاف مدد کا باعث بنتی ہے ، اسی لیے اللہ سبحانہ وتعالی نے نبی اسرائیل کے متعلق فرمایا ہے :

م نے ان پر تمہارا غلبہ دے کر تمہارے دن پھیرے اور مال اور اولاد سے تمہاری مدد کی اور تمہیں بڑے جتھے والا بنا دیا الاسراء (6).

سر کے متعلق مستقلی سرچ کے متعلق ڈاکٹر محمد سید غلاب کہتے ہیں :

' کثرت سکان کبھی بھی بوجھ نہیں رہا ، اور نہ ہی یہ اسے آئندہ صدی میں بوجھ شمار کرنا صحیح ہوگا ؛ کیونکہ یہی کثرت ہے.جس نے مصر کو ہر دور میں ترقی دی "

ور ایک دوسری سرچ میں ڈاکٹر مصطفی فقی مصر میں اہم ترین اسباب و عوامل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ :

" مصر ثروت بشری کا خزانہ ہے "

ر اقتصادی امور کے ماہر استاد خورشید احمد کہتے ہیں :

لک کو ہی قوت وغلبہ حاصل ہوگا جن کے شہریوں کی تعداد زیادہ ہوگی ، اور فی وقت ذاتہ وہ فنی علوم سے مزین ہونگے ، اس لیے یورپ والوں کے لیے اپنی قیادت وسیادت کو بچانے کے لیے کوئی اور چیز نہیں بچی الا یہ کہ وہ ایشیا اور افریقی ممالک میں نسل کم کرنے کا نعرہ بلند کریں اور اس کی ترویج کریں ، اور مانع '

یورپی ممالک آج اپنے ممالک میں کثرت نسل پر کام کر رہے کہ ان کے ممالک میں تعداد زیادہ ہو جائے ، لیکن اسی وقت وہ ایشیا اور افریقی ممالک میں ایسے اسلوب اور ذرائع استعمال کرنے کی کوشش میں ہیں.جس سے ان ممالک کے رہائشیوں کی تعداد کم ہو سکے .

وران کا یہ بھی کہنا ہے کہ :

ستاد " اور جنسکی " جو کہ ایک امریکی مفکر ہے نے بہت سچی بات کہہ ڈالی کہ : اور مستقبل میں قوت وطاقت اس کے پاس زیادہ ہوگی.جس کے افراد کی تعداد زیادہ ہے "

روہ یہ بھی کہتے ہیں :

"تاریخ کا علم حاصل کرنے والے طالب علم پر یہ مخفی نہیں کہ :

ں کی تعداد کی سیاسی طور پر جزری اہمیت رکھتی ہے، اس لیے ہر معاشرے یا عالمی طاقت نے اپنے اہتمامات تعمیری اور انشائی دور میں افراد کی کثرت میں کی ہے، اور اسی لیے معروف مؤرخ استاد "ویل ڈیورنٹ "کثرت سکان کو شہری ترقی کے اہم اسباب میں شمار کرتا ہے، اور استاد "آرنلڈ ٹوبینی " نے بھی

لیا جائے صرف اکیلا کثرت سکان ہی کسی قوم کی ترقی اور دشمن پر غلبہ کی ضامن نہیں بلکہ یہ ایک رئیسی سبب ہے، لیکن اکیلا یہی سبب نہیں، بلکہ اس کے ساتھ ساتھ قوی تعلیم اور صحیح تربیت، اور معاشرے میں امن وامان ہونا، اور خرابیوں اور فساد کے خلاف جنگ کا ہونا بھی ضروری ہے.

ن اس سب سے قبل ایمان اور تقوی کا ہونا ضروری اور اساسی چیز ہے.

رسبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

ستیوں والے ایمان لے آئیں اور تقوی اختیار کریں تو ہم ان پر آسمان وزمین کی برکتیں کھول دیں، لیکن انہوں نے جھٹلایا تو ہم نے ان کے اعمال کی بنا پر پکڑ لیا (96).

وں کی کثرت تعداد کی وجہ سے دشمنان اسلام کی چیخیں اور آوازیں زیادہ بلند ہوگئی ہیں، کیونکہ مسلمانوں کی کثرت ان کے لیے خطرے کا باعث ہے.

سطی میں جغرافی تبدیلیاں "جس کے مؤلف پروفیسر ارنن سوفر ہیں میں لکھا ہے یہ کتاب یہودی ملک میں پڑھائی جاتی ہے، اور خاص اداروں کے لیے یہ مرجع شمار ہوتا ہے، اس کو لکھنے والے کی رائے ہے کہ مصر میں آبادی کی کثرت اسرائیل کے لیے بڑی پریشان کن ہے، کیونکہ وہ ایک طاقتور لشکر بنانے کی طا

ن (1988/1/9) کے اخبار میں ایک کالم "متوسط حوض میں کثرت انسانی وقتی بم " کے نام سے ایک کالم چھپا ہے، جس میں کالم نگار نے اس قضیہ کے متعلق بحث کی ہے جس نے یورپ کی نیند حرام کردی ہے، وہ مسئلہ یہ ہے کہ بحر ابیض متوسط کے مشرق اور جنوب میں واقع بڑے ممالک کی آبادی کی

"کہ پچاس کی دہائی میں بحر ابیض متوسط کے دو تہائی رہائشی یورپی لوگ تھے جو جبل طارق سے لیکر بوسفور کے علاقے تک پھیلے ہوئے تھے، لیکن (2025) کے سال میں یہ صورت حال اس کے برعکس ہو جائیگی کیونکہ بحر ابیض متوسط اگر عربی نہیں تو اسلامی ضرور بن جائیگا.

راس میں کوئی شک نہیں کہ جو شخص مسلمانوں کے مابین نسل محدود کرنے، اور آبادی زیادہ نہ کرنے کی بات کرتا اور ترغیب دلاتا ہے، اور اس کے لیے کئی قسم کے نعرے بلند کرتا کہ : خاندان کو منظم کریں، اور معاشرے کی تنظیم ہونی چاہیے، اور خاندانی پلاننگ وغیرہ نعرے لگاتا ہے ہم اسے کہتے ہیں کہ جوا

خ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ں میں کوئی شک نہیں یہ چیز مسلمانوں کے دشمنوں کی جانب سے داخل کردہ ہے، جو یہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کی تعداد زیادہ نہ ہو؛ کیونکہ جب مسلمان زیادہ ہوجائینگے تو کافروں کے لیے رعب کا باعث ہونگے، اور یہ مسلمان کافروں سے بے پرواہ ہوکر سب کچھ خود کرنے لگیں گے، زمین کی کاشت کرینگے، اور تجا

ن جب مسلمانوں کی تعداد کم ہوگی تو وہ ذلیل ہوکر دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے رہیں گے، اور ہر چیز میں دوسروں کے محتاج رہیں گے " انتہی

ۃ (88/2).

ں ہم صرف اتنا کہنا چاہیں گے کہ نظام اور بڑھوتی اور قوانین کی صحیح پلاننگ کے ساتھ نسل اور آبادی کی کثرت کے محتاج ہیں ہمیں اس کی ضرورت ہے، اور اس میں ہمیں جدید علوم سے استفادہ کرنا چاہیے.

ں (168-178) اور میگزین "البیان عدد نمبر (11) (107-191) کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم.

اسلام سوال وجواب

119955